ان شاء اللہ واپس ہوں گے تو وہاں جتنی مدت بھی قیام ہو، نماز قصر پڑھی جائے گی۔

جنگی حالات کی وجہ سے بعض صحابہ کرام کو بعض مقامات پر بلا ارادہ مجبوراً کئی کئی ماہ تک ٹھہرنا پڑا اور اس دوران میں وہ قصر کرتے رہے۔

حضرت انسؓ دو سال تک شام میں رُکے رہے اور نماز قصر ادا کرتے رہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب کبیری میں مصنف لکھتے ہیں۔

"اجمع اهل العلم علی ان المسافر یقصر مالم یجمع اقامه۔

(اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک اقامت کا عزم و ارادہ نہ کرے وہ قصر کرے گا)۔

حضرت عمرؓ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے اور پھر لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام "رام ہرمز" میں نو مہینے ٹھہرے رہے اور قصر کرتے رہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ وہ آذربائیجان میں ایک جنگ کے موقع پر برف کی وجہ سے چھ مہینے ٹھہرے رہے اور وہ اور دوسرے صحابہ قصر کرتے تھے۔ پھر آگے مصنّف یہ بھی لکھتے ہیں کہ دارالحرب میں اگر اقامت کی نیت کر بھی لی جائے تو اس کی صحت معتبر نہ ہوگی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن کو شکست دیں اور ٹھہرے رہیں اور ہو سکتا ہے کہ دشمن انہیں شکست دیں اور انہیں وہاں سے ہٹنا پڑے۔ اُن کی یہ حالت اُن کی اقامت کے عزم و ارادہ کو باطل کر دیتی ہے اور اقامت کے لیے نیت کا جزم اور تحقق لابدی ہے۔ اسی طرح آگے انہوں نے مفصل بحث کی ہے جس کا پورے طور پر نقل کرنا نہ ممکن ہے نہ ضروری ہے۔

۲ —— صدقۂ فطر کا نصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ لیکن زکوٰۃ کے نصاب میں فقط سونا چاندی، نقد سرمایہ یا مالِ تجارت کا اعتبار ہے۔ لیکن صدقہ فطر اس شخص پر بھی واجب ہو جاتا ہے جس کے پاس اُس کی خانگی حاجاتِ اصلیہ یعنی ناگزیر ضروریات سے بڑھ کر کسی طرح کا بھی مال یا سامان ہو اور اُس کی قیمت نصابِ زکوٰۃ کے برابر ہو۔